بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | یکم ہجرت ۱۳۴۵ ہش ۹ محرم ۱۳۸۶ھ یکم مئی ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۰۰

(ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

خدا تعالیٰ سے محبت تام نوافل ہی کے ذریعے ہوتی ہے

نوافل کے ذریعہ انسان اولیاء اللہ کے زمرہ میں داخل ہو جاتا ہے

"یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ سے محبت تام نفل ہی کے ذریعہ ہوتی ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ پھر میں ایسے مقرب اور مومن بندوں کی نظر ہو جاتا ہوں یعنی جہاں میرا منشاء ہوتا ہے وہیں ان کی نظر پڑتی ہے۔ ان کے کان ہو جاتا ہوں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جہاں اللہ کی یا اسکے رسول یا اس کی کتاب کی تحقیر اور ذلت ہوتی ہے وہاں سے بیزار اور ناراض ہو کر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں وہ سن نہیں سکتے اور کوئی ایسی بات جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور حکم کے خلاف ہو نہیں سنتے اور ایسی مجلسوں میں نہیں بیٹھتے ایسا ہی فسق و فجور کی باتوں اور سماع کے ناپاک نظاروں اور آوازوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ نامحرم کی آواز سنکر برے خیالات کا پیدا ہونا زناء الاذن ہے۔ اسی لئے اسلام نے پردہ کی رسم رکھی ہے ..... پھر فرماتا ہے کہ ہو جاتا ہوں اس کے ہاتھ بعض وقت انسان ہاتھوں سے بہت بے رحمی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن کے ہاتھ بے جا طور پر اعتدال سے نہیں بڑھتے۔ وہ نامحرم کو ہاتھ نہیں لگاتے۔ پھر فرماتا ہے کہ اس کی زبان ہو جاتا ہوں۔ اسی پر اشارہ ہے مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی۔ اسی لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد تھا اور آپ کے ہاتھ کے لئے فرمایا مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی۔ غرض نفل کے ذریعہ انسان بہت بڑا درجہ اور قرب حاصل کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اولیاء اللہ کے زمرہ میں داخل ہو جاتا ہے پھر مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ بَارَزَنِیْ بِالْحَرْبِ جو میرے ولی کا دشمن ہو میں اسکو کہتا ہوں کہ اب میری لڑائی کیلئے تیار ہو جا۔ حدیث میں آیا ہے کہ خدا شیرنی کی طرح جس کا کوئی بچہ اٹھا کر لے جاوے اس پر جھپٹتا ہے۔ غرض انسان کو چاہیئے کہ وہ اس مقام کے حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ سعی کرتا رہے موت کا کوئی وقت معلوم نہیں ہے کہ کب آ جاوے۔ مومن کو مناسب ہے کہ وہ کبھی غافل نہ ہو اور خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔"

(الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۰ء)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۰ اپریل۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

ربوہ ۳۰ اپریل۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے کل یہاں نماز جمعہ پڑھائی حضور نے نماز سے قبل ایک روح پرور خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس میں حضور نے روحانی لحاظ سے تکبر کے انتہائی خطرناک نتائج اور اس کے بالمقابل تواضع اور انکسار کی عظیم الشان برکات پر نہایت بصیرت افروز پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ حضور نے تکبر کی مذمت اور تواضع کی برکات سے متعلق قرآن مجید کی متعدد آیات کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرمائی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُر معارف ارشادات بھی پڑھ کر سنائے۔

ربوہ ۳۰ اپریل۔ کل مورخہ ۲۹ اپریل کو حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ چک ۹۰ شمالی پنیار ضلع سرگودھا میں لجنہ کے جلسہ میں شریک ہونے کے لئے تشریف لے گئیں۔ اس موقعہ پر گرد و نواح کی لجنات بھی موجود تھیں۔ آپ نے اپنی نہایت دلنشین تقریر میں احمدیت کی غرض و غایت کی وضاحت فرمائی اور مختلف اہم تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ شام کو آپ واپس ربوہ تشریف لے آئیں۔ (دفتر لجنہ مرکزیہ)

ربوہ۔ مکرم جہانشاہ محمد عمر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خوشدامن صاحبہ جو حضرت منشی کرم علی صاحب مرحوم خوشنویس کی اہلیہ تھیں۔ مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۶۶ء کو چار بجے سہ پہر بعمر اسی سال وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۹ اپریل کو بعد نماز جمعہ نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ صحابیہ اور موصیہ تھیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے۔ نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

ضروری اعلان

مورخہ ۲ مئی بروز سوموار الفضل کا جو شمارہ شائع ہوگا وہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی تقریر بموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء پر مشتمل ہوگا۔ سولہ صفحات کے اس پرچہ کی قیمت ۲۵ پیسے ہوگی۔

(مینیجر الفضل)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم مئی ۱۹۶۶ء

ہم کو بھی صحابہ کرامؓ کی طرح مجاہدہ کرنا ہے

انسان دنیوی فوائد حاصل کرنے کے لئے محنت و مشقت کو تو ضروری سمجھتا ہے لیکن اکثر دیکھا گیا ہے کہ وہ روحانی فوائد حاصل کرنے کے لئے بے صبری کا مظاہرہ کرتا ہے۔ آپ نے کبھی نہیں دیکھا ہوگا کہ ایک بچہ ایک دن یا چند دن کی محنت سے ایم۔ اے یا پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کرلے۔ بلکہ وہ سالہا سال پڑھنے میں صرف کرے۔ تو تب جاکر کہیں اس کو علم میں کامیابی ہوتی ہے۔ مگر خدا شناسی اور معرفت الٰہیہ کے لئے عموماً چھو منتر کا طریق اختیار کیا جاتا ہے۔ اور ایسی باتیں مشہور ہیں کہ فلاں پیر یا ولی نے ایک نگاہ سے چور سے قطب بنا دیا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ تو ہوسکتا ہے کہ ایک انسان کسی ایک واقعہ سے متاثر ہو کر اپنا راستہ جو اس کو بدی کی طرف لے جاتا ہے نیکی کے راستہ کی طرف بدل لے۔ مگر یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ ایک ہی نگاہ سے وہ کمالات حاصل کرلے۔ جو ایک حقیقی عارف باللہ کو حاصل ہوتے ہیں۔ کامل عارف باللہ بننے کے لئے بھی اسی طرح محنت و مشقت کی ضرورت ہوتی ہے جس طرح پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے کے لئے سالوں کی محنت و مشقت درکار ہوتی ہے۔

یہ ٹھیک ہے کہ جب کسی بچہ کو کھیل کود کی زندگی سے چھوڑ کر سکول میں داخل کیا جائے۔ تو یہ ایک بڑا موڑ اس کی زندگی میں ہوتا ہے۔ مگر اسی لمحہ وہ بچہ عالم نہیں بن جاتا بلکہ اس کے سامنے محنت و مشقت کا ایک طویل زمانہ ہوتا ہے۔ جس سے اس کو گزرنا پڑتا ہے تب کہیں جاکر وہ کسی شعبۂ علمی میں کسی قدر کمال حاصل کرتا ہے۔ بعینہٖ اسی طرح معرفت میں کوئی درجہ حاصل کرنے کے لئے سالوں کی محنت و مشقت درکار ہوتی ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"سارا مدار مجاہدہ پر ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ جو لوگ ہم میں ہوکر کوشش کرتے ہیں۔ ہم ان کے لئے اپنی تمام راہیں کھول دیتے ہیں۔ مجاہدہ کے بدوں کچھ بھی نہیں ہوسکتا جو لوگ کہتے ہیں کہ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نظر میں چور کو قطب بنا دیا۔ دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں اور ایسی باتوں نے لوگوں کو ہلاک کردیا ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ کسی کی جھاڑ پھونک سے کوئی بزرگ بن جاتا ہے۔

جو لوگ خدا کے ساتھ جلدی کرتے ہیں وہ ہلاک ہوجاتے ہیں۔ دنیا میں ہر چیز کی ترقی تدریجی ہے۔ روحانی ترقی بھی اسی طرح ہوتی ہے اور بدوں مجاہدہ کے کچھ بھی نہیں ہوتا۔ اور مجاہدہ بھی وہ جو خدا تعالیٰ میں ہو۔ یہ نہیں کہ خدا تعالیٰ کے خلاف خود ہی بے فائدہ ریاضتیں اور مجاہدہ جوگیوں کی طرح تجویز کر بیٹھے۔ یہی کام ہے جس کے لئے خدا نے مجھے مامور کیا ہے۔ تاکہ میں دنیا کو دکھلا دوں کہ کس طرح پر انسان اللہ تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ یہ قانون قدرت ہے نہ سب محروم رہتے ہیں۔ اور نہ سب ہدایت پاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۵۲)

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صبر و استقامت سے ہی انسان حقیقی معرفت حاصل کرسکتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر غور کرنے سے انسان کو پتہ لگتا ہے۔ کہ آپ کس قدر محنت و مشقت فرماتے تھے۔ راتوں عبادت میں مصروف رہتے۔ یہاں تک کہ کھڑے کھڑے آپ کے پاؤں میں ورم آجاتا تھا۔ قرآن کریم میں آپ کی زندگی کا نقشہ اس طرح کھینچا گیا ہے۔

ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین

یعنی میری نماز اور قربانیاں میری زندگی اور موت سب کچھ رب العالمین کے لئے ہے۔ ان الفاظ سے واضح ہوجاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو کس طرح اپنا لمحہ لمحہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنا پڑتا ہے۔ تب جاکر وہ بارگاہ ایزدی میں درجہ قبولیت حاصل کرتا ہے۔

سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو خواب میں دیکھا تھا کہ وہ اپنے لخت جگر کو ذبح کر رہے ہیں۔ تو بعد میں اللہ تعالیٰ کی راہ نمائی میں یہی تعبیر نکلی تھی کہ گویا اپنے لخت جگر کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کرنے کی طرف اشارہ کیا گیا تھا۔ یہی ذبح عظیم تھا چنانچہ آپ کے لخت جگر سیدنا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے اپنی پوری زندگی کعبہ کی خدمت میں صرف کردی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ کی نسل سے وہ عظیم الشان انسان پیدا ہوا۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیین کا خطاب دیا ہے۔ جس پر آخر الکتب قرآن کریم نازل ہوئی۔ اور جس پر اسلام کی تعلیمات کی تکمیل ہوئی۔ جس کا اسوہ حسنہ آج ساری دنیا کے لئے قیامت تک نمونہ ہے۔

سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ برکات یونہی حاصل نہیں ہوگئی تھیں بلکہ یہ نتیجہ تھا اس محنت و مشقت کا جو آپ نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کی تھی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ایک مصرعہ ہے۔

فمن طلب العلا سھر اللیالی

یعنی جو شخص بلندی کا طالب ہوتا ہے۔ اس کو راتوں جاگ کر محنت کرنی پڑتی ہے۔ اگر ہم صحابہ کرامؓ کی زندگیوں کو دیکھیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے جو ترقیات حاصل کیں۔ وہ اسلام کے لئے اپنا سب کچھ وقف کرنے کی وجہ سے ہی کیں۔ صحابہ کرامؓ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر ہی چلتے تھے۔ اور آج جس کو ہم سنت رسولؐ کہتے ہیں۔ وہ اسی امر کو ظاہر کرتی ہے کہ صحابہ کرامؓ آپ کے نقش قدم پر چلتے تھے۔ اور بعد میں آنے والے ان کی پیروی کرتے چلے آتے ہیں۔ جس طرح سیدنا حضرت محمد رسول اللہؐ نے اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے وقف کردیا ہوا تھا۔ اسی طرح صحابہ کرامؓ نے بھی سب کچھ وقف کردیا تھا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"صحابہ کرامؓ کی حالت کو دیکھو کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہنے کے لئے کیا کچھ نہ کیا۔ جو کچھ انہوں نے کیا اسی طرح پر ہماری جماعت کو لازم ہے کہ وہی رنگ اپنے اندر پیدا کریں۔ بدوں اس کے کہ وہ اس اصلی مطلب کو جس کے لئے میں بھیجا گیا ہوں پا نہیں سکتے۔ کیا ہماری جماعت کو زیادہ حاجتیں اور ضرورتیں لگی ہوئی ہیں جو صحابہؓ کو نہ تھیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے اور آپ کی باتیں سننے کے واسطے کیسے حریص تھے۔"

اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو جو مسیح موعودؑ کے ساتھ ہے۔ یہ درجہ عطا فرمایا ہے کہ وہ صحابہؓ کی جماعت سے ملنے والی ہے۔ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم۔ مفسروں نے مان لیا ہے کہ یہ مسیح موعود والی جماعت ہے اور یہ گویا صحابہؓ کی ہی جماعت ہوگی۔ اور وہ مسیح موعود کے ساتھ نہیں۔ درحقیقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہی ساتھ ہیں۔ کیونکہ مسیح موعودؑ آپ ہی کے ایک جمال میں آئے گا۔ اور تکمیل تبلیغ اشاعت کے کام کے لئے وہ مامور ہوگا۔"

(ملفوظات جلد دوم ص ۵۰۱)

اس سے واضح ہے کہ جماعت احمدیہ کو بھی جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے کھڑی کی گئی ہے وہی کردار دکھانا ہے۔ جو صحابہ کرامؓ کی جماعت نے دکھایا تھا یعنی سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نقش قدم پر چل کر اسلام کے لئے اپنی پوری زندگیاں وقف کرنی ہیں۔ اور وہ مجاہدہ اور محنت دکھانی ہے جو صحابہ کرامؓ نے دکھائی تھی۔

○ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:۔

"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے۔" (افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

—○—

امریکہ میں تبلیغِ اسلام

سکولوں۔ کالجوں۔ یونیورسٹیوں اور گرجاؤں میں تقاریر۔ اخبارات میں تذکرہ

۵۔ افراد کا قبولِ اسلام

احمدیہ مسلم مشن امریکہ کی سہ ماہی رپورٹ از اکتوبر تا دسمبر ۱۹۶۵ء

(مرتبہ مکرم سید جواد علی صاحب مبلغ امریکہ۔ مقیم واشنگٹن)

(قسط ۲)

فضلِ عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ

عرصہ زیرِ رپورٹ میں فضلِ عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے ایک اجلاس میں شریک ہونے کی غرض سے ایتھنز اوہایو جانے کا اتفاق ہوا۔

پریس

ڈیٹن ڈیلی نیوز کی ۵۔ اکتوبر ۱۹۶۵ء کی اشاعت میں خاکسار کا ایک خط اس عنوان سے شائع ہوا کہ

"ہندوستان کا ۱۹۴۸ء کے ریزولیوشن کے متعلق وعدہ سے انحراف۔"

ڈیٹن ایکسپریس میں انٹرویو

اسی طرح ڈیٹن ایکسپریس کی اشاعت مورخہ ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۶۵ء میں اخبار مذکور نے اس عاجز کا فوٹو شائع کر کے مندرجہ ذیل عنوان کے ماتحت ایک بیان شائع کیا ہے

"امام ڈیٹن مسجد کی نظر میں ہندوستان اور پاکستان کے مابین تنازعہ میں ہندوستان ظالم ہے۔"

عرصہ زیرِ رپورٹ میں ڈیٹن ڈیلی نیوز نے دو اور خطوط شائع کئے۔ ایک خط میں پوپ کے اقوامِ متحدہ سے عالمی امن کے متعلق خطاب کا ذکر کر کے اس عاجز نے بائیبل سے ثابت کیا کہ یہ زمانہ نوح کا ہے لہٰذا دنیا میں امن ہرگز قائم نہیں ہوگا جب تک دنیا اس زمانہ کے مسیح موعودؑ پر ایمان لا کر اس روحانی کشتی پر سوار نہیں ہو جاتی جو حضورؑ نے اللہ تعالیٰ کے اذن سے تیار کی ہے۔ بائیبل میں صاف طور پر مذکور ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام جب دوبارہ تشریف لائیں گے تو دنیا اسی طرح تباہ ہوگی جس طرح وہ نوح اور لوط کے زمانہ میں تباہ ہوئی۔ حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام نے بھی اپنے نوح ہونے کا باذنِ الٰہی اعلان فرمایا۔

دوسرا خط جو ڈیٹن ڈیلی نیوز میں شائع ہوا اس میں بائیبل کے اختلافات پر مدلل بحث کی گئی ہے۔ اس خط کے جواب میں آٹھ عدد خطوط شائع ہوئے ہیں مگر ایک خط بھی ان واضح دلائل کو توڑ نہ سکا جو اس عاجز کے خط میں پیش کئے گئے تھے۔

عرصہ زیرِ رپورٹ میں ایک کیتھولک فرقہ کے اخبار کیتھولک ٹیلیگراف نے اس عاجز کا ایک انٹرویو اور مسجد کی اور اس عاجز کی تصویر شائع کی ہیں۔

محترم شکر الٰہی صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

ہر اتوار کو شکاگو مسجد میں اسلام پر لیکچر دیا گیا۔ اِن اجلاسوں میں نومسلموں کے علاوہ غیر مسلم احباب بھی شامل ہوتے رہے۔

تبلیغی لیکچر

۱۔ نرائن ہائی سکول میں اسلام پر دو لیکچر دیئے۔ ہر ایک لیکچر ڈیڑھ گھنٹہ کا تھا۔ لیکچر کے بعد طلباء کے سوالات کے جوابات دئے گئے۔

۲۔ دو دفعہ ایک کالج میں لیکچر دینے کا موقع ملا۔ طلباء اور پروفیسر کے سوالات کے جواب دیئے۔ ذاتی طور پر طلباء اور دو پروفیسروں کو بھی تبلیغ کا موقع ملا۔ پروفیسر نے علیحدگی میں بتایا کہ وہ مختلف مذاہب کے مطالعہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ حضرت محمد صلعم خدا تعالیٰ کے سچے رسول تھے۔

۳۔ ایک اور کالج میں جہاں پادری تیار ہوتے ہیں لیکچر کا موقعہ ملا۔ دو درجن کے قریب پادری اِس لیکچر میں شامل ہوئے۔ اُن کے سوالات کے جوابات دیئے اور انہیں اسلام اور احمدیت کا پیغام دیا گیا۔

پریس اور ٹیلی ویژن

یہاں ایک ہفتہ وار اخبار میں سے ایڈیٹر کی درخواست پر اسلام پر کالم لکھنا شروع کیا ہے۔

ہندوستان و پاکستان کی جنگ اور کشمیر کے سلسلہ میں N.B.C اور A.B.C سے انٹرویو کا انتظام کیا۔ اس انٹرویو میں بتایا کہ پاکستان حق پر ہے اور پاکستانی و کشمیری مظلوم ہیں۔ یہ انٹرویو ہر دو ٹیلیویژن کمپنیوں نے نشر کیا۔

۲۔ ایک سفید پادری کو ایک نو احمدی نے اپنے گھر پر بلوایا اور وہاں اُن سے مختلف امور پر گفتگو ہوئی انہیں اسلام اور احمدیت کا پیغام دیا گیا۔

خاکسار (سید جواد علی) کے حلقہ کی کارگزاری کی رپورٹ درج ذیل ہے۔

حلقہ واشنگٹن

خاکسار کے حلقے میں تبلیغ کا کام حسبِ معمول جاری رہا۔ شہر کے مختلف حلقوں میں پھر کر اشتہارات تقسیم کئے جاتے رہے۔ دورانِ تقسیم کئی ایک طلباء اور تاجر پیشہ احباب سے ملاقات ہوئی جن کے سوالات کے جوابات دیئے جاتے رہے۔ کئی ایک نے مزید معلومات اسلام اور احمدیت پر حاصل کرنے کی خواہش کی۔ چنانچہ اُن کے پتہ جات لے کر ان کو لٹریچر بھجوایا گیا۔ ایک مقامی بُک سٹور پر سلسلے کی کتابیں مستقل طور پر رکھی گئی ہیں۔ جب کبھی بُک سٹور والوں کو مزید کتب کی ضرورت پڑتی ہے تو وہ فون پر اطلاع کر کے کتب منگوا لیتے ہیں۔ قرآن کریم اور لائف آف محمدؐ کی مانگ اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ بعض اوقات پورا کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

واشنگٹن کے علاوہ باہر کے شہروں سے بھی لٹریچر کی مانگ روزانہ آتی رہتی ہے جو پوری کر دی جاتی ہے۔ ایک کالج کی لائبریری کی طرف سے لٹریچر کی مانگ آئی جن کو حسبِ خواہش لٹریچر بھجوایا گیا۔

اسی طرح شکاگو کے ایک کتب خانے سے دو مرتبہ تفسیر القرآن انگریزی کی مانگ آئی۔ کیلیفورنیا کی ایک مشہور یونیورسٹی کے ایک پروفیسر کی طرف سے احمدیت پر لٹریچر طلب کیا گیا جس کو پورا کر دیا گیا۔

یونیورسٹی کے ایک طالب علم کا خط آیا کہ وہ اسلام پر ایک تحقیقی مقالہ لکھ رہا ہے جس کے لئے اس کو لٹریچر کی ضرورت ہے اس کو ضروری کتب بھجوائی گئیں۔ فلاڈلفیا کی ٹمپل یونیورسٹی کے ایک پروفیسر کا خط آیا کہ وہ "مغربی افریقہ میں اسلام" پر ایک آرٹیکل لکھ رہے ہیں جس میں وہ احمدیہ جماعت کی کارگزاری کا ذکر خاص طور پر کرنا چاہتے ہیں جس کے لئے ان کو ضروری معلومات پر مشتمل لٹریچر کی ضرورت ہے۔ علاوہ موجود لٹریچر بھجوانے کے ان پروفیسر صاحب کو مغربی افریقہ میں اپنے سارے مشنوں کے پتہ جات بھجوا دیئے گئے تاکہ وہ براہِ راست رابطہ قائم کر کے وہاں کے مبلغین سے وہاں پر طبع شدہ لٹریچر حاصل کر سکیں اور دوسرے معلومات لے سکیں۔

مشن ہاؤس

عرصہ زیرِ رپورٹ میں ۵۵ افراد اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے مشن ہاؤس میں آئے جن میں غیر احمدی پاکستانی دوست۔ سفید اور کالے بھی شامل تھے۔ ان سب کے ساتھ اسلام اور احمدیت پر گفتگو ہوتی رہی اور مزید معلومات کے لئے لٹریچر دیا گیا۔

۲۵ طلباء پر مشتمل ایک گروپ اپنے استاد کی نگرانی میں مشن میں آیا۔ اس گروپ کے سامنے ایک گھنٹہ تک تقریر کی گئی اسلام کے بنیادی اصول بیان کئے گئے۔ حضرت مسیحؑ کی وفات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا پیغام دیا گیا۔ تقریر کے بعد سوالات کا وقفہ تھا۔ طلبہ نے کئی ایک سوالات پوچھے جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔

مشن ہاؤس میں پروٹسٹنٹ فرقے کے ایک پادری تشریف لائے جو لمبے عرصہ سے مشرقی افریقہ میں عیسائیت کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ وہاں کے تمام مبلغین کو ذاتی طور پر جانتے ہیں۔ عرصہ زیرِ رپورٹ میں وہ رخصت پر آئے ہوئے تھے۔ وہ ٹانگانیکا میں "احمدیت" کے موضوع پر ایک مقالہ لکھ رہے ہیں۔ ہمارے مشن میں آ کر وہ بہت عرصہ گفتگو کرتے رہے اور تبلیغی سلسلے میں جماعتِ احمدیہ کی کارگزاری کے بارے میں سوالات دریافت کرتے رہے۔ جاتی دفعہ ان کو مطالعہ کے لئے مزید لٹریچر دیا گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اسلامی دنیا میں

جماعتِ احمدیہ ہی ایک فعال جماعت ہے جو اسلام کی تبلیغ بڑی دیانت داری اور محنت سے کر رہی ہے اور جو مقالہ وہ لکھ رہے ہیں اس میں وہ جماعت کی کارگزاری کو بغیر کسی ذاتی ریمارکس کے یا معاندانہ نظریے کے لکھنا چاہتے ہیں تاکہ آئندہ تحقیق کرنے والوں کے لئے حقائق پر مشتمل معلومات مل جائیں۔ باوجود عیسائی ہونے کے وہ جماعت کے کام کو بہت سراہتے تھے۔ یہ کتنا خدا کا فضل ہے کہ عرصہ دوران رپورٹ میں دو علم دوست اصحاب افریقہ کے دو مختلف حصوں میں اسلام پر مضامین لکھ رہے ہیں اور دونوں کا مرکزی نقطہ احمدیت کے کام کو قارئین کے سامنے پیش کرنا ہے۔ فلاڈلفیا کی ایک ٹمپل یونی ورسٹی کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں جو مغربی افریقہ میں اسلام اور احمدیت پر تحقیقی مقالہ لکھ رہے ہیں اور ایک عیسائی پادری اس وقت مشرقی افریقہ میں احمدیت پر ایسا ہی ایک مقالہ تیار کر رہے ہیں جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مذہبی دنیا سے تعلق رکھنے والے افراد یا جماعتوں کو اسلام کی بڑھتی ہوئی رفتار اور جماعتِ احمدیہ کی خدمات کا کتنا احساس ہے اور وہ کس قدر اس جماعت کے کام کا جائزہ لینے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔

دفتری کام

خاکسار کئی گھنٹے روزانہ دفتر میں کام کرتا رہا۔ اندرونی اور بیرونی ڈاک کے جوابات دیئے جاتے رہے۔ معلومات حاصل کرنے والوں اور اسلام پر سوال کرنیوالوں کو تسلی بخش جوابات ارسال کئے گئے۔ بعض دفعہ ایسے سوال پوچھے جاتے ہیں جن کو کافی تحقیق کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور کئی ایک کتب کا مطالعہ کرکے جواب لکھا جاتا ہے۔ چونکہ امریکہ مشن کے مالی معاملات بھی خاکسار کے ہی سپرد ہیں اس لئے اُن کی رپورٹیں بھی مرکز میں باقاعدگی سے بھجوائی جاتی رہیں اور اس بارے میں اور دوسرے انتظامی امور کے بارے میں مرکز سے خط و کتابت جاری رہی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی المناک وفات کی اطلاع آتے ہی نہایت غمناک دل کے ساتھ مبلغین اور مشنوں کو آگاہ کیا گیا اور اپنی اپنی جگہ پر نمازِ جنازہ غائب ادا کرنے کی ہدایت کی گئی۔ سب نے یہ خبر نہایت ہی غم سے سُنی۔ ریزولیوشن پاس کرکے تعزیت کی تاریں اور خطوط مرکز میں بھجوائے۔ درجنوں دوستوں کے خطوط خاکسار کو موصول ہوئے جن کے جوابات دئے گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے انتخاب کی خبر نے سب کو تسکین بخشی اور غم سے نڈھال دلوں کو ڈھارس ہوئی کہ خدا تعالیٰ نے جماعت کو پورے اتحاد کے ساتھ بغیر کسی انتشار کے اکٹھا کر دیا ہے۔ شکرانے کے نوافل ادا کئے گئے۔ جماعتوں نے ریزولیوشن پاس کرکے بیعت کی تجدید کی اور سب ممبران نے ذاتی طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو اس تجدید بیعت کے خطوط لکھے۔ خدا تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو مکمل صحت اور لمبی عمر بخشے تا ان کی راہنمائی میں جماعت سُرعت سے ترقی کی طرف گامزن رہے اور اسلام چار دانگِ عالم میں پھیلتا چلا جائے۔

کئی ایک جیلوں سے قیدیوں کے خطوط آتے ہیں جو اسلام پر لٹریچر مانگتے ہیں اور سوالات لکھ کر بھیجتے ہیں۔ ان کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ صرف ایک جیل میں ۲۰ کے قریب قیدیوں نے اسلام کا مطالعہ شروع کیا اور اب تک ۱۰ قیدی اسلام قبول کر چکے ہیں۔ باقی دس فی الحال مطالعہ کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ باقی ۱۰ افراد بھی انشاء اللہ بیعت کرکے اسلام میں شامل ہو جائیں گے۔ جوں جوں وہ مطالعہ کر رہے ہیں ان کا شوق بڑھ رہا ہے اور اسلام کی صداقت ان پر کھل رہی ہے۔ دو تین اور جیلوں میں بھی کئی افراد اسلام کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ اُن سے خط و کتابت جاری ہے۔

اجلاسات

تعلیمی و تربیتی اجلاسات باقاعدہ ہوتے رہے جن میں قرآن کریم۔ حدیث کا درس دیا جاتا رہا۔ بالغوں اور بچوں کی تعلیمی کلاسیں منعقد ہوتی رہیں جن میں قرآن کریم۔ نماز۔ یسرنا القرآن کے اسباق دیئے جاتے رہے۔ ہفتہ وار پبلک اجلاسات میں کئی ایک غیر مسلم دوست شرکت کرتے رہے جن میں سے بعض کو اجلاسات کے بعد مزید معلومات دی گئیں اور لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا جاتا رہا۔

خطباتِ جمعہ

جمعہ کی نماز باقاعدگی سے ہوتی رہی۔ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خطبات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مضامین اخذ کرکے خطباتِ جمعہ پڑھے گئے۔

سفر

خاکسار دو دفعہ نیویارک کے مشن کے دورے پر گیا۔ ایک خطبہ جمعہ وہاں دیا اور دو ہفتہ وار اجلاسوں میں شریک ہو کر لیکچر دیئے اور مقامی مشن کے کام کا جائزہ لے کر عہدیداران سے انتظامی معاملات پر گفتگو کی اور ہدایات دیں۔

فلاڈلفیا میں گیا وہاں کے مشن کے ممبران سے ملا۔ ہفتہ وار اجلاس میں تقریر کی جس میں نوجوانوں کی اپنی ذمہ داری کو محسوس کرنے اور متحد رہنے کی تلقین کی۔ چندہ جات میں باقاعدگی۔ قرآن کریم سیکھنے اور نماز کو قائم کرنے پر زور دیا۔

ایک مقام پر وہاں کے کالج سے تقریر کی۔ ایک دعوت ملنے پر مبلغ انچارج امریکہ مشن کی معیت میں وہاں گیا۔ دو دن قیام کرکے اکثر وقت طلباء کے ساتھ گزارا۔ چلتے پھرتے تبلیغ کا موقع ملتا رہا۔ کالج کے ہال میں طلباء کے سامنے اسلام پر لیکچر دیا جو بہت پسند کیا گیا۔ کئی ایک طلباء نے مزید لٹریچر کا مطالبہ کیا۔ واشنگٹن واپس آکر اُن کو لٹریچر بھجوایا گیا۔

ایتھنز۔ اوہایو میں فضلِ عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے بورڈ آف ڈائریکٹران کا ایک اجلاس بلایا گیا جس میں شرکت کے لئے گیا۔ ضروری امور کے بارے میں فیصلہ جات ہوئے۔ ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی تدریجی ترقی کو دیکھ کر خوشی ہوئی جس محنت اور اخلاص سے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب منیر اس انسٹیٹیوٹ کی ترقی میں کوشاں ہیں وہ قابلِ تعریف ہے۔ خدا تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو اس کا اجر دے اور اس ادارے کے بہترین نتائج برآمد کرے۔

پریس

مقامی جماعت کی کارگزاری اور واشنگٹن کے عوام کو جماعت کے کام سے روشناس کروانے اور تبلیغ کو وسیع کرنے کے لئے مقامی اہم اخبار میں ہفتہ وار اشتہار دیا جاتا رہا جس کو پڑھ کر کئی غیر مسلم دوست۔ مرد اور عورتیں مشن میں آئے اور اسلام پر معلومات حاصل کیں اور لٹریچر حاصل کیا۔ کئی ایک نے فون پر کال کرکے معلومات حاصل کیں۔ اور لٹریچر بھجوانے کے لئے کہا۔ بعض دوسرے شہروں سے واشنگٹن میں آئے ہوئے زائرین نے اخبار میں یہ اشتہار پڑھ کر واپس اپنے شہر میں جاکر اسلام پر لٹریچر بھجوانے کے لئے خطوط لکھے۔ ان سب کو لٹریچر بھجوایا گیا۔

لٹریچر

عرصہ دوران رپورٹ میں مختلف اداروں میں کئی ایک لیکچر دینے کا موقعہ ملا۔ چنانچہ واشنگٹن کی ایک نواحی بستی کے ایک ہائی سکول کی طرف سے تقریر کی دعوت ملی۔ اس سکول میں ۸ بجے صبح گیا اور چار بجے شام تک متواتر مختلف کلاسوں میں تقریریں کرتا رہا۔ ہر ایک کلاس میں ۴۵ منٹ کی تقریر ہوتی تھی۔ آدھ گھنٹہ تقریر کا اور ۱۵ منٹ سوال و جواب کے۔ تقریباً ۳۰۰ طلباء کو اس دوران میں خطاب کیا۔ ان کے سوالات کے جوابات دیئے اور اُن میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ خاکسار کی اس تقریر کا ذکر سکول کے پندرہ روزہ اخبار میں بھی ہوا۔

واشنگٹن کی "امریکن یونیورسٹی" میں مذہبیات اور فلاسفی کے طلباء کے ایک گروپ میں ان کے پروفیسر کی موجودگی میں ایک گھنٹہ تقریر کا موقعہ ملا۔ تقریر کے بعد تقریباً دو گھنٹے تک طلباء کی طرف سے سوالات ہوتے رہے۔ یہ سب طلباء پی۔ ایچ۔ ڈی کی تیاری کر رہے ہیں۔

ایک اور موقع پر بھی ہائی سکول کے طلباء پر مشتمل گروپ کو خطاب کیا۔ ایک گھنٹہ کے پروگرام کے بعد چرچ کے شعبے کے سیکرٹری کے گھر دعوت میں شریک ہوا۔ اس دعوت میں دس بارہ اور بھی افراد مدعو تھے۔ سب کے سب غیر ملکوں میں سفر کر چکے تھے۔ ان سب سے دو گھنٹے تک اسلام اور عیسائیت پر گفتگو ہوتی رہی۔ گفتگو کا اثر بڑا مفید رہا۔

واشنگٹن کے ایک اور گرجا میں تقریر کرنے کا موقع ملا۔ بعد میں کثرت سے سوالات کئے گئے۔ خاص طور پر حضرت عیسیٰؑ کی وفات پر جس کو میں نے بائیبل کے حوالوں اور بعض تاریخی حوالوں سے ثابت کیا۔ سامعین بہت محظوظ ہوئے جس کا اظہار انہوں نے تقریر کے بعد کیا۔

بیعت:- خاکسار کے حلقے میں ۱۰ افراد بیعت کرکے اسلام میں شامل ہوئے۔ نومبائعین کی استقامت کے لئے اور خاکسار کی تبلیغ میں کامیابی اور امریکہ میں اسلام کی ترقی کے لئے قارئین کرام سے دعا کی ...

مغرب سے طلوعِ شمس کی پیشگوئی

"اس عاجز پر جو ایک رؤیا میں ظاہر کیا گیا وہ یہ ہے کہ مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنے رکھتا ہے کہ ممالک مغربی جو قدیم سے ظلمتِ کفر و ضلالت میں ہیں آفتابِ صداقت سے منوّر کئے جائیں گے اور اُن کو اسلام سے حصّہ ملے گا۔ اور میں نے دیکھا کہ میں شہر لنڈن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلّل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اسکے میں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور اُنکے رنگ سفید تھے۔" (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ کا ذکرِ خیر

مکرم عطاء المجیب صاحب راشد ایم۔ اے ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چند روز ہوئے حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ مرحوم کی خود نوشت سوانح حیات ’’حیات قدسی‘‘ حصہ اوّل پڑھنے کا موقع ملا۔ یہ کتاب آپ کی زندگی کے ابتدائی چند واقعات پر مشتمل ہے اور بے حد ایمان افروز اور دلچسپ ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے حضرت مولانا مرحوم کی بزرگ شخصیت کی یاد تازہ ہو گئی اور اسی یاد کا سہارا لیتے ہوئے یہ ذکرِ خیر قلمبند کر رہا ہوں۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ مرحوم جماعت احمدیہ کے بزرگ علماء میں سے تھے۔ آپ کی علمی اور تبلیغی خدمات تاریخ احمدیت کا ایک اہم باب ہیں۔ مجھے اپنی عمر کی وجہ سے صرف آخری چند سال حضرت ممدوح کی صحبت سے کسی حد تک فیضیاب ہونے کا موقع ملا۔ میں پوری بصیرت سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ کی صحبت اور مجلس میں ایک خداداد کشش اور برکت تھی۔ آپ بہت ہی سادہ مزاج اور محبت و شفقت کرنے والے بزرگ تھے۔ لباس بہت سادہ ہوتا لیکن اس سادگی میں بھی ایک خاص رعب اور وجاہت ہوتی۔

اللہ تعالیٰ کے حضور آپ کو قبولیتِ دعا کے لحاظ سے ایک خاص مقام حاصل تھا۔ ہزارہا احباب آپ کے پاس دعا کروانے کے لئے آتے اور مجھے یاد ہے کہ جب بھی کوئی دوست تشریف لاتے تو آپ ان کی بات سننے کے بعد اسی وقت دعا کے لئے ہاتھ بلند فرماتے اور بڑے درد سے اور پوری توجہ سے اس کے لئے دعا فرماتے۔ اکثر اوقات دعا کے بعد حصولِ مقصد کی بشارت دیتے اور اس شخص کی تسلی اور تشفی کر دیتے۔ آپ کی اسی محبت اور شفقت کا نتیجہ یہ تھا کہ آپ کے پاس آنے والا شخص دل میں ایک سکون اور اطمینان لیکر رخصت ہوتا۔ آپ مستجاب الدعوات اور دعاگو بزرگ تھے۔ ایسے بے شمار واقعات آپ نے اپنی کتابوں میں تحریر فرمائے ہیں۔ جن کا مطالعہ ازدیادِ ایمان کا موجب ہے

آخری سالوں میں آپ کا دستور یہ تھا کہ جب بھی صحت اجازت دیتی تو نماز مسجد دارالرحمت غربی میں تشریف لا کر ادا کرتے۔ گرمیوں کے دنوں میں نماز باہر صحن میں ادا کی جاتی نماز اور درس کے بعد آپ وہیں تشریف رکھتے اور احباب سے مختلف مسائل پر گفتگو فرماتے۔ ایسے کئی مواقع پر آپ سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ بڑی محبت اور ہمدردی سے قریب بلاتے اور پاس بیٹھنے کا ارشاد فرماتے۔ اکثر اوقات آپ عشاء کی نماز کے بعد گھر تشریف لے جاتے۔ آپ کی اس مفید اور بابرکت مجلس سے بہت سے احباب استفادہ کرتے۔

ایک روز میں عصر کی نماز ادا کر کے مسجد سے آ رہا تھا کہ حضرت مولانا گھر سے باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ مکرم مولوی محمد دین صاحب سابق پروفیسر تعلیم الاسلام کالج کو بلا لاؤ۔ میں نے انہیں چندہ کی کوئی رقم ادا کرنی ہے اور زیادہ چلنا مشکل ہے چنانچہ میں آپ کے ارشاد کی تعمیل میں گیا اور پیغام دے آیا۔ چنانچہ مولوی صاحب بھی تشریف لے آئے۔ اس وقفہ کے دوران حضرت مولانا مسجد میں انتظار فرماتے رہے اور جب پیغام دے کر واپس آیا تو خاص طور پر شکریہ ادا کیا۔ یہ بات بظاہر معمولی سی ہے۔ لیکن جس محبت سے آپ نے یہ الفاظ فرمائے تھے ان کی یاد دل پر نقش ہو کر رہ گئی۔

اسی طرح حضرت مولانا سے ملاقات کا ایک اور واقعہ ہے۔ گرمیوں کے دنوں میں ایک روز آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت ایک چارپائی پر تشریف فرما تھے اور طب سے متعلق کوئی کتاب مطالعہ فرما رہے تھے۔ باتوں باتوں میں آپ نے اپنی بیماری کا تذکرہ فرمایا اور کافی دیر اس موضوع پر گفتگو ہوتی رہی اس ضمن میں آپ نے فرمایا کہ اب میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ صرف وہی پھل استعمال کیا کروں گا جن کا ذکر قرآن کریم میں آتا ہے آج بھی جب اس واقعہ کو یاد کرتا ہوں تو سوچتا ہوں کہ حضرت مولانا صاحب کا یہ فیصلہ کتنا عجیب اور مومنانہ شان کا حامل ہے۔ قرآن مجید کی محبت آپ کے رگ و پے میں سرایت کر چکی تھی۔ اس کا ایک مظاہرہ حضرت مولانا مرحوم کا یہ فیصلہ تھا کہ آپ نے اپنے اوپر صرف ان پھلوں کو استعمال کرنے کی پابندی از خود مقرر کر لی جن کا ذکر خدا نے اپنی مقدس کتاب میں فرمایا ہے درحقیقت یہ بات بھی آپ کے صوفیانہ طریق اور قرآن سے بے پناہ محبت اور عشق کی دلیل ہے۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ کا اسم گرامی احمدیت کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ و تابندہ رہے گا۔ آپ صحت کے زمانہ میں ہمہ وقت مصروفِ جہاد رہے اور ہر دم دینِ اسلام کی سربلندی کے لئے کوشاں رہے۔ تبلیغ ہی آپ کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ آپ کے کامیاب مناظروں کو سن کر بہت سے لوگوں کو ہدایت نصیب ہوئی۔ مناظروں کے دنوں میں کئی شاگرد بھی آپ کے ساتھ ہوتے ان کے ساتھ آپ جس محبت و شفقت کا سلوک فرماتے اس کا اندازہ آپ کے شاگرد ہی کر سکتے ہیں۔ آپ کے تبلیغی سفروں کا ایک دلچسپ اور یادگار پہلو یہ ہے کہ آپ نے ان کی روداد خود اپنے قلم سے ساتھ کے ساتھ تحریر فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ کے یہ واقعات چھ سات ضخیم مجلدات پر مشتمل ہیں اور محفوظ ہیں۔ یہ آپ کی ہمت تھی کہ ان واقعات کو ان سفروں کے دوران لکھنے کا اہتمام فرماتے رہے۔ کیونکہ سفروں کے دوران ہر جگہ لکھنے پڑھنے کی سہولت بھی میسر نہیں ہوتی۔

حضرت مولانا کے ساتھ اپنی آخری ملاقات کا واقعہ میں کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ جب آپ کی صحت زیادہ خراب ہوئی تو ایک روز میں اپنے ابا جان محترم مولانا ابو العطاء صاحب کی معیت میں بیمار پرسی کے لئے حاضر ہوا۔ کیا معلوم تھا کہ یہ مولانا سے آخری ملاقات ہے اور صرف دو ہی روز بعد آپ اس جہان سے رحلت فرما جائیں گے۔ طبیعت بہت ہی کمزور تھی۔ آواز میں بھی نقاہت تھی۔ آپ اپنے کمرے میں ایک چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ جب ہم دونوں آپ کے ہاں پہنچے تو اسی وقت مکرم جناب میر محمود احمد صاحب بھی تشریف لے آئے حضرت مولانا نے ابا جان سے کچھ دیر گفتگو فرمائی اور اپنی کمزوری اور بیماری کی شدت کا تذکرہ فرمایا۔ دو دن کے بعد قادیان کے جلسہ کے لئے ہم دونوں نے روانہ ہونا تھا۔ دعا کے لئے عرض کی تو آپ نے اسی وقت ہاتھ بلند کئے اور ایک لمبی دعا فرمائی۔ جب رخصت ہونے لگے تو ابا جان نے میرا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ یہ میرا چھوٹا لڑکا ہے اور دین کی خدمت سلسلہ کے لئے وقف کرنے کا ارادہ ہے۔ اس کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ مجھے آج بھی اچھی طرح سے یاد ہے کہ میں مولانا کے قریب جھکا ہوا کھڑا تھا اور آپ نہایت ہی محبت و پیار اور شفقت سے میرے چہرے اور سر پر ہاتھ پھیر رہے تھے اور ساتھ ہی ساتھ دعا دیتے جا رہے تھے۔ آپ نے بڑے ہی پیار سے اور مؤثر انداز میں دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دین و دنیا کی خیر و برکت عطا کرے۔ حسنات دارین سے نوازے۔ خدمتِ دین کی توفیق دے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ کچھ آپ کو دے جو آپ خدا سے مانگتے ہیں اور وہ بھی عطا فرمائے جس کے مانگنے کا آپ کو خیال نہیں رہتا۔ الغرض یہ دعا بڑی ہی جامع تھی اور پھر مولانا کی آواز کا سوز اور درد ایسا تھا کہ اسے سن کر دل پر ایک خاص کیفیت طاری ہوتی تھی۔ اس کے بعد آپ نے ایک دفعہ پھر دعا فرمائی۔ غالباً یہ آپ کی آخری اجتماعی دعا تھی۔ کیونکہ اس دفعہ کے بعد آپ کی طبیعت زیادہ ہی خراب ہو گئی اور صرف دو روز بعد ہی آپ انتقال فرما گئے۔

انا للّٰہ و انا الیہ راجعون

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا راجیکیؓ کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے اور ہمیں آپ کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صحبت صالحین

’’صادقوں کی صحبت میں رہنا بہت ضروری ہے۔ خواہ انسان کیا علم رکھتا ہو۔ لیاقت رکھتا ہو لیکن صحبت میں بیٹھنے سے جو اسکے شبہات دور ہوتے ہیں اور اسے علم حاصل ہوتا ہے۔ وہ دوسرے طور پر حاصل نہیں ہوتا۔

ملفوظات جلد پنجم ص ۱۶۱

’’خدا کے فضل کے سوا تبدیلی نہیں ہوتی اعمال نیک کے واسطے صحبت صالحین کا نصیب ہونا بہت ضروری ہے۔ یہ خدا کی سنت ہے ورنہ اگر وہ چاہتا تو آسمان سے قرآن یونہی بھیج دیتا اور کوئی رسول نہ آتا۔ مگر انسان کو عملی مدد کے لئے نمونہ کی ضرورت ہے۔ (ص ۱۶۵)

مستورات کے فرائض

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔

"بہت سی لڑکیاں محض روٹی کمانے کے لئے پڑھ رہی ہیں۔ حالانکہ عورت کا کام نوکری کرنا نہیں ہے۔ یہ عورتوں کی ملازمت کا دستور مغربیت کی لعنتی یادگاروں میں سے ایک یادگار ہے۔ اسلام نے روپیہ بہم پہنچانا مرد کے ذمہ لگایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الرجال قوامون علی النساء ۔۔۔۔۔ وبما انفقوا من اموالھم الخ

یعنی مرد عورتوں پر بطور نگران مقرر ہیں اس وجہ سے بھی کہ مرد کا کام ہے کہ وہ عورت کی ضرورتوں کو مہیا کرے اور اس پر اموال خرچ کرے۔ پس نیک عورتوں کو چاہیئے کہ بجائے کسی دوسری طرح اپنے اوقات خرچ کرنے کے مردوں کی حفاظت اور نگرانی میں اپنے اوقات بسر کریں۔ اور مردوں کی غیر حاضری میں جبکہ وہ کسب معیشت کے لئے باہر گئے ہوئے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی مدد سے ان امانتوں کی حفاظت کریں۔ جو ان کے سپرد کی گئی ہیں۔ یعنی امور خانہ داری کی طرف متوجہ ہوں۔ بچوں کی تربیت کریں۔ گھر اور محلہ کے اخلاق کو درست رکھیں۔

(الفضل ۱۱ر جولائی ۱۹۳۳ء)

عہدیداران جماعت احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ مستورات سے متعلقہ فرائض کو بار بار ان کو یاد دلائیں۔ خطبات جمعہ میں اور لجنات کے ذریعہ سے کارروائی ہونی ضروری ہے۔ سیکرٹریان اصلاح وارشاد اپنی ماہوار رپورٹ میں اس کا ذکر کیا کریں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

خدمت خلق کا جذبہ

مجالس خدام الاحمدیہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدمت خلق کا جذبہ پایا جاتا ہے اور خدام ہر موقعہ پر بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی اور تعاون کا سلوک کرتے ہیں۔ خدام کے اس جذبہ کا اندازہ ان کی کارگزاری سے ہوتا ہے۔ نمونہ کے طور پر ایک مجلس (گنج مغلپورہ) کی رپورٹ کا متعلقہ حصہ ملاحظہ فرمائیں۔

قائد صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ماہ مارچ ۱۹۶۶ء میں

"ایک غیر احمدی محتاج کو ۵ سیر آٹا اور ۲ روپے نقد دیئے گئے۔ اس کے علاوہ احمدی غرباء اور مستحقین میں ۵۰ روپے نقد تقسیم کئے گئے۔ ہنگامی حالات سے متاثر ہونے والے پانچ افراد میں ۴۰ روپے کی مالیت کے کپڑے تقسیم کئے ۲۰ مریضوں کی عیادت کی۔ ایک دوست کو ملازمت دلوائی گئی۔ ایک غیر احمدی مریضہ کا میو ہسپتال میں اپریشن ہونا تھا۔ اسے دو بوتل خون کی ضرورت تھی۔ اس کے غیر احمدی لواحقین نے ہم سے خون کا مطالبہ کیا۔ چنانچہ مجلس سے ۵۰ روپے اکٹھے کر کے اسی وقت دو بوتل خون خرید کر دیا گیا۔ اس طرح مریضہ اور اس کے رشتہ دار بہت خوش ہوئے۔"

(نائب مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قیادت تربیت انصار اللہ کا پروگرام

قیادت تربیت انصار اللہ کا سال رواں کا پروگرام دفتر کی جانب سے ناظمین و زعماء انصار اللہ کی خدمت میں بھجوایا جا چکا ہے۔ جملہ ناظمین و زعماء انصار اللہ سے درخواست ہے کہ از راہ نوازش اپنی کارکردگی کی ماہوار رپورٹ مرکز میں ضرور بھجوائیں۔ نماز باجماعت معاملات میں شریعت اسلامی کی پابندی، بچوں کی صحیح تربیت اور جماعتی نظام کی پابندی جیسے اہم امور کی طرف پوری توجہ فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالےٰ

(قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

عیادت: حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کو بہت بڑے ثواب کا موجب قرار دیا ہے لہذا احباب کو اس طرف بڑی باقاعدگی اور التزام کے ساتھ توجہ دینی چاہیئے تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنیوالے ہوں۔ قائد ایثار

مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر میں نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے جن بہنوں کو مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۳۸۸۔ محترمہ صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب راولپنڈی منجانب والد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔۔۔ ۳۰۰

۳۸۹۔ محترمہ سیدہ امۃ الوحید صاحبہ بنت ڈاکٹر عبدالحمید صاحب بھکر ضلع میانوالی ۔۔۔ ۳۵۰

۳۹۰۔ محترمہ ایوب سلطانہ صاحبہ بیگم مبارک احمد صاحب ارشاد رسالپور ۔۔۔ ۳۰۰

۳۹۱۔ محترمہ سیدہ صوفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید آفتاب حسین صاحب سیالکوٹ شہر ۔۔۔ ۳۰۰

۳۹۲۔ محترمہ بیگم کرنل نصرت ممتاز صاحبہ سرگودہا ۔۔۔ ۳۰۰

۳۹۳۔ محترمہ نور جہاں بیگم صاحبہ بنت شیخ مظفر الدین صاحب بورے والا گڑھ مشرقی پاکستان ۔۔۔ ۳۰۰

۳۹۴۔ محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ چک ۱۰۳/۶۔R ضلع بہاولنگر منجانب والدہ صاحبہ ۔۔۔ ۳۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

مجالس اطفال الاحمدیہ کے لئے

اطفال کے مرکزی امتحانات ۲۷ر مئی بروز جمعہ ہو رہے ہیں۔ امید ہے اطفال ان کی تیاری کر رہے ہوں گے۔ ان امتحانات میں تمام اطفال کا شریک ہونا ضروری ہے۔ ناظم اطفال کو جتنے اطفال کے شریک امتحان ہونے کی توقع ہو اتنے پرچے مرکز سے منگوالیں

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

شکریہ احباب

میں عرصہ اڑہائی ماہ سے برض پیرا ٹائیفائڈ بیمار رہا۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے رو بصحت ہوں۔ تھوڑا سا چل پھر بھی لیتا ہوں۔ کمزوری کافی ہے۔ خوراک بھی ہضم ہونے لگ گئی ہے۔

احباب جماعت کی ہمدردی اور دعاؤں کا شکر گزار ہوں۔ خصوصاً حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث کا بہت شکر گزار ہوں جنہوں نے اس عاجز کے لئے نہ صرف دعا فرمائی بلکہ دوائیاں بھی تجویز فرمائیں۔ جن سے بہت فائدہ ہوا۔ احباب جماعت کامل صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

(خاکسار عبد الجلیل خان ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر دارالرحمت شرقی ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے تایا جان ملک فیروز الدین خان صاحب آف ساہیوال کچھ عرصہ سے عارضہ قلب بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اب حالت تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہے۔۔

(ملک محمد صفی اللہ خان لیبارٹری اسسٹنٹ ریلوے کیرن ہسپتال لاہور)

۲۔ ہم یعنی جماعت دہم کی طالبات ۴ر مئی کو میٹرک کے امتحان میں شریک ہو رہی ہیں

(طالبات دہم۔ ربوہ)

۳۔ میرے نسبتی برادر منشی عزیز احمد صاحب کارکن دفتر بہشتی مقبرہ کو شدید چوٹیں آئی ہیں۔ (خاکسار ماسٹر مولاداد محلہ دار الیمن ربوہ)

۴۔ حکیم شیخ محمد افضل صاحب آف پٹیالہ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے ہیں۔ سال سے زیادہ عرصہ سے بیمار ہیں۔

ملک منظور احمد خان۔ خان منزل مکان ۳۰ گلی نمبر ۵ سمن آباد لاہور

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

زرعی اراضی برائے پٹہ

تمام الاٹ ہائے بانڈ ایریا تریموں ہیڈ ورکس ضلع جھنگ مورخہ ۱۲/۵/۶۶ء بوقت ۱۰ بجے صبح بمقام تریموں کینال ریسٹ ہاؤس نیلام عام ایک سال کی مدت تا ۳۱/۳/۶۷ء کے لئے پٹہ پر دی جائے گی۔ وہ خواہشمند حضرات جائے مقررہ پر تشریف لا کر نیلام میں حصہ لیں جن کے پاس تحصیلدار مال کا تصدیق شدہ سرٹیفکیٹ ہو کہ انہوں نے اراضی زیر آمدہ بانڈ ایریا کا زرِ معاوضہ قبل از قبضہ سرکار وصول نہیں کیا۔ جن بولی دہندگان کے ذمہ سابقہ زرِ نیلام واجب الادا ہے۔ انہیں نیلام میں بولی دینے کا حق اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک وہ زرِ نیلام سابقہ واجب الادا قبل از ۵/۶۶ء دفتر سب ڈویژن افسر نہر یا دفتر ہذا میں ادا نہ کرلیں۔

الاٹ ہائے غیر مسلم (تارکان وطن) یا جس الاٹ ہائے کا معاوضہ دیا جا چکا ہے ہر شخص شمولیت کرکے بولی دے سکتا ہے۔ ایگریمنٹ نیلامی کے ایک ماہ کے اندر اندر مکمل کرنا پڑے گا۔ اگر دوران میعاد کسی سے گورنمنٹ رقبہ واپس لینا چاہے تو وہ بعد ادائیگی زرِ نیلامی واپس کرنا ہوگا اور کسی قسم کی عدالتی کارروائی کا حق نہ ہوگا۔ کسی جھگڑا کی صورت میں ایس۔ ای۔ صاحب حویلی کینال سرکل ملتان کا فیصلہ آخری اور ناطق ہوگا۔

المشتہر

چوہدری محمد اقبال

ڈویژنل کینال آفیسر تریموں ڈویژن۔ تریموں

رخصتانہ

عاجزہ کے بھتیجے عزیزم میجر چوہدری ریاض احمد صاحب ابن چوہدری بشیر احمد صاحب نمبر بداد پور ضلع شیخوپورہ کی شادی ۲۷ اپریل کو انجام پائی جن کا نکاح عزیزہ شمیم اختر صاحبہ بنت چوہدری عنایت اللہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دھرگ ضلع سیالکوٹ کے ساتھ گزشتہ سال ہوا تھا۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر دو خاندانوں اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے نہایت بابرکت و رحمت فرمائے۔ آمین۔

(خاکسارہ کلثوم بیگم۔ بداد پور۔ ضلع شیخوپورہ۔)

ضروری اعلان

"الفضل" کے خریداران خطبہ نمبر کی نئی چٹیں عنقریب شائع کی جارہی ہیں۔ جن صاحبان نے اپنے ایڈریس میں کوئی تبدیلی یا درستی کرانی ہو۔ وہ فوری طور پر دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

رجسٹریشن بورڈ کے امتحان کے لئے

ہومیو رجسٹریشن کورس (سوال و جواب)

-/۵ روپے میں پڑھیئے۔ ایچ بی حنا رحیمی دھوریہ (کھاریاں) گجرات

نام کی تبدیلی

خاکسار کا نام "سراج الدین حبیب اللہ" کی بجائے اب صرف حبیب اللہ ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

خاکسار حبیب اللہ جماعت ہفتم

فرسٹ سیکشن۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

(۲)

میرا نام غلام چشتی تھا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میرا نام تبدیل کر کے "غلام احمد" رکھ دیا ہے۔

احباب سے گزارش ہے کہ آئندہ مجھے اس نام سے یاد فرمایا کریں۔

خاکسار غلام احمد

معلم وقف جدید ربوہ

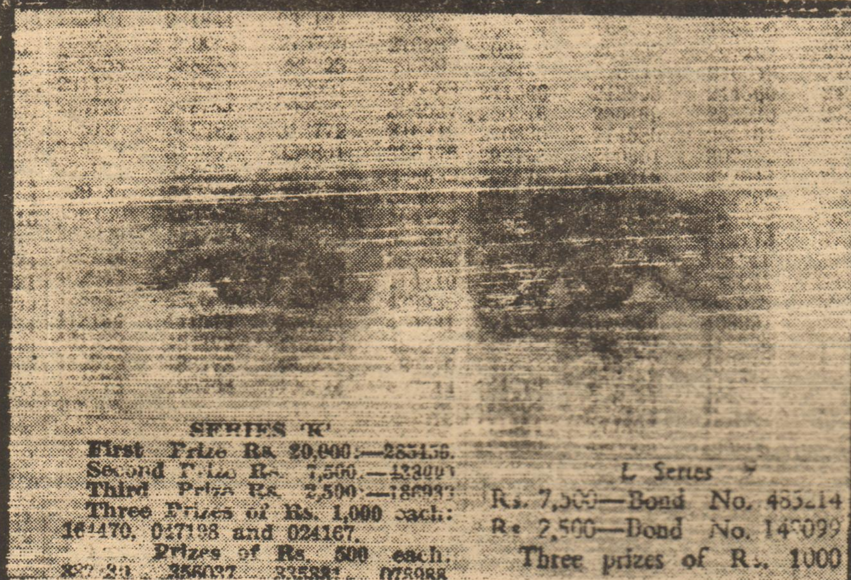

انعامی نمبروں کی تلاش!

ہر قرعہ اندازی میں ہزاروں بونڈ پر لاکھوں روپے تقسیم کئے جاتے ہیں۔ انعامی نمبروں کی فہرست ضرور دیکھئے۔ ہوسکتا ہے کہ آپ کا بونڈ بھی اس میں شامل ہو۔ اگر اس بار انعام نہ بھی مل سکے تو کوئی بات نہیں۔ ہوسکتا ہے آئندہ قرعہ اندازی میں آپ انعام حاصل کرلیں۔ بشرطیکہ آپ اپنا بونڈ فروخت نہ کریں۔

دس روپے والے ہر بونڈ پر ہر قرعہ اندازی میں ۲۰,۰۰۰ روپے سے ۱۰۰ روپے تک کے ۱۳۶ انعامات حاصل کرنے کے مواقع ہوتے ہیں۔

اپنے بونڈ اپنے پاس رکھیئے۔ ایک دن خوش قسمتی آپ کا ساتھ دے گی

اپنے گھر کو خوشحال بنانے کے لئے بچت کیجئے اپنے وطن کے لئے

انعامی بونڈ

وطن کی ترقی اور حفاظت کے لئے

منظور شدہ بینکوں اور ڈاکخانوں سے دستیاب ہیں۔

"ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔"

فضل عمر فاؤنڈیشن کے فنڈ میں دوست جلد از جلد وعدوں کی رقوم ارسال فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اس وقت تک دوستوں کی خدمت میں یہ تحریک کی جاتی رہی ہے کہ فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے بڑھ چڑھ کر اپنے وعدہ جات لکھوائیں۔ رقوم کی ادائیگی کے متعلق زور نہیں دیا گیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ابھی فاؤنڈیشن کے باضابطہ قیام کے سلسلہ میں قانونی کارروائی ہونی باقی تھی۔ اب چونکہ رجسٹریشن ہو چکی ہے اور اس کی آمدنی انکم ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دی جا چکی ہے۔ اس لئے میں تحریک کرتا ہوں کہ دوست اس فنڈ میں جلد از جلد اپنی رقوم ادا کر دیں۔ وعدہ جات تین سال میں ادا ہونے ہیں یعنی ہر وعدہ کا ایک تہائی سال اول میں وصول ہونا چاہیئے۔ لیکن بہت سے وعدے ایسے دوستوں کے بھی ہوں گے جو زیادہ مالی استطاعت نہیں رکھتے۔ یعنی ان کے وعدوں کی مقدار اپنی مالی حیثیت کے مطابق تھوڑی ہوگی۔ وعدہ کی رقم کم ہونے کی وجہ سے ان کی کوشش یہی ہوگی کہ وہ یہ رقم پہلے ہی سال میں ادا کر دیں۔ مثلاً اگر کسی غریب بھائی نے پانچ روپے ہی وعدہ لکھوایا ہو تو وہ کوشش کرے گا کہ وہ یہ رقم پہلے ہی سال ادا کر دے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسے جو ثواب دینا ہے اسے وہ پہلے سال ہی حاصل کرے ایسے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ تین سال کی سہولت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ اپنے وعدے جلد از جلد یکمشت ادا کر دیں۔"

جماعت ہائے احمدیہ کے امراء کرام اور سلسلہ احمدیہ کے جملہ مربی حضرات سے درخواست ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشاد سے احباب جماعت کو مطلع فرما دیں۔ تا اس مبارک تحریک میں شامل ہونے سے کوئی دوست محروم نہ رہے۔

(ڈائریکٹر فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

رمضان بیگم صاحبہ کا تابوت بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا

مکرم کلیم الدین احمد صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ ہڈرزفیلڈ انگلستان مورخہ ۲۷ اپریل کو اپنی اہلیہ رمضان بیگم صاحبہ کا تابوت راولپنڈی سے ربوہ لائے انہوں نے مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۶۵ء کو بعمر ۲۶ سال ہڈرزفیلڈ میں وفات پائی تھی وفات کے بعد ان کی نعش بذریعہ طیارہ راولپنڈی لائی گئی تھی اور ۱۲ نومبر ۶۵ء میں امانتاً دفن کیا گیا تھا۔ مکرم کلیم الدین احمد صاحب ۲۰ اپریل کو انگلستان سے راولپنڈی تشریف لائے اور اب ۲۷ اپریل کو تابوت لے کر ربوہ پہنچے۔ اسی روز نماز ظہر کے بعد محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں حسب وصیت تابوت کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی محمد صدیق صاحب صدر عمومی نے دعا کرائی۔ مورخہ ۲۹ اپریل ۶۶ء کو نماز جمعہ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے مرحومہ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ ہیں۔

مقبوضہ کشمیر سے مسلمانوں کا انخلاء دوبارہ شروع ہو گیا

بھارت کی طرف سے اعلان تاشقند کی ایک اور خلاف ورزی

مظفر آباد ۳۰ اپریل۔ بھارت نے اعلان تاشقند کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے مقبوضہ کشمیر سے مسلمانوں کو آزاد کشمیر میں دھکیلنا شروع کر دیا ہے۔ متعدد کشمیری خاندان کھوئی رٹہ کے راستے ضلع میرپور میں پہنچ چکے ہیں۔ اس بات کا انکشاف صدر آزاد کشمیر مسٹر عبد الحمید خان نے ایک پریس کانفرنس میں کیا

صدر آزاد کشمیر نے کہا کہ مقبوضہ کشمیر سے آنے والے مسلمانوں نے مصائب اور تشدد کے لرزہ خیز واقعات سنائے جو انہیں سکھ ہندو غنڈوں کے ہاتھوں برداشت کرنے پڑے۔ انہوں نے بتایا کہ بے شمار حریت پسند لیڈر گرفتار کر لئے گئے ہیں اور ان کی جائدادیں فروخت کر دی گئی ہیں۔ بھارتی فوج اور پولیس نے جنگ بندی لائن کے اس طرف سرحدی دیہات کے مسلمانوں پر ظلم و ستم کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ اسی وجہ سے مظلوم لوگ جانیں بچا کر آزاد کشمیر داخل ہو رہے ہیں۔

انہوں نے کہا اعلان تاشقند کی واضح دفعہ کے باوجود بھارت نے مقبوضہ ریاست سے مسلمانوں کے انخلاء کی مہم شروع کر دی ہے انہوں نے نئی صورت حال پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ آزاد کشمیر میں پہلے ہی ۹۰ ہزار کشمیری مہاجرین آباد ہیں اور نئے مہاجرین کی آمد سے مشکلات میں اضافہ ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسی لئے میں نے وزیر امور کشمیر حکومت پاکستان کی توجہ مناسب اقدامات بروئے کار لانے کی طرف دلائی ہے۔

مسٹر عبد الحمید خان نے امید ظاہر کی کہ روس اعلان تاشقند کی اس خلاف ورزی سے بھارت کو روکنے کی کوشش کرے گا۔ کیونکہ اگر یہ صورت حال رہی تو حکومت آزاد کشمیر عوامی رد عمل کو نہیں روک سکے گی۔ انہوں نے اقوام متحدہ پر بھی زور دیا کہ فوجوں کی واپسی کے بعد استصواب کشمیر کے لئے عملی کوشش کرے۔

سائیگون ۳۰ اپریل۔ امریکہ نے مزید چار ہزار فوج ویٹ نام میں اتار دی ہے۔ اس سے وہاں لڑنے والی امریکی فوج کی تعداد دو لاکھ ۴۴ ہزار ہو گئی ہے۔ آسٹریلیا اور جنوبی کوریا کی فوجیں اور خود جنوبی ویٹ نام کی فوجیں اس کے علاوہ ہیں۔ جو حریت پسند گوریلوں سے برسرپیکار ہیں۔ اس کے باوجود امریکہ کو شکست کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

راولپنڈی اور پشاور میں انصار اللہ کے اجتماعات

جیسا کہ پہلے بھی اخبار الفضل میں شائع ہو چکا ہے کہ مجالس انصار اللہ اضلاع راولپنڈی و پشاور کے اجتماعات بالترتیب ۶-۷ مئی اور ۷-۸ مئی کو راولپنڈی اور پشاور میں منعقد ہو رہے ہیں۔ ان ہر دو اجتماعات میں شمولیت کی خاطر مرکز سے محترم مولانا ابو العطاء صاحب۔ محترم شیخ مبارک احمد صاحب، محترم چوہدری غلام یٰسین صاحب اور محترم چوہدری شبیر احمد صاحب تشریف لے جا رہے ہیں راولپنڈی کا اجتماع مورخہ ۶ مئی کو احمدیہ مسجد مری روڈ میں بعد نماز جمعہ بوقت تین بجے شروع ہو کر مورخہ ۷ مئی کو شام ۶ بجے شام تک جاری رہے۔ انشاء اللہ۔ مرکزی وفد کے ارکان مورخہ ۷ مئی کی صبح کو پشاور روانہ ہو جائیں گے اور پشاور کا اجتماع ۷ مئی کو بوقت تین بجے بعد دوپہر مسجد احمدیہ سول کوارٹرز کوہاٹ روڈ پشاور میں شروع ہوگا۔ اور ۸ مئی کو ساڑھے دس بجے صبح ختم ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔

ضلع راولپنڈی اور سابق صوبہ سرحد کے انصار کو چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر فائدہ اٹھائیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

مرحومہ موصیہ تھیں اور ایک خواب کی بنا پر ۱۹۶۱ء میں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئی تھیں مرحومہ نے دو بچے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور مرحومہ کے بچوں کا حافظ و ناصر اور متکفل ہو۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴